© rasailojaraid.com

ریاکاری کے جذبے کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے اور اسے ٹکنے نہ دے، اسے ناپسند کرے، تو ایسی صورت میں اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے نفسانی وسوسوں اور خیالات کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ ان پر عمل نہ کرنے لگیں یا اُنھیں اپنانے نہ لگیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اس دکھلاوے کے جذبے کو قبول کرلے اور اس کا مقابلہ نہ کرے تو اس صورت میں وہ پوری عبادت باطل اور رائیگاں ہوکر رہ جائے گی۔ جیسے ایک آدمی نے نماز کا آغاز اللہ کے لیے سچّی نیت سے کیا مگر دوسری رکعت میں اس کے دل میں ریاکاری کا جذبہ پیدا ہوگیا، اس سے اس کی وہ پوری نماز ضائع ہوجائے گی۔

ریاکاری اور دکھلاوے کی تیسری صورت یہ ہے کہ وہ عبادت ختم کرنے کے بعد پیدا ہو۔ اس کا عبادت پر کوئی اثر نہیں ہوتا، عبادت درست رہتی ہے۔ یہ بات بھی ریاکاری اور دکھلاوے میں نہیں آتی کہ کسی کی عبادت کا لوگوں کو علم ہو تو اسے خوشی محسوس ہو، اس لیے کہ یہ چیز عبادت ادا کرنے کے بعد پیدا ہوگی۔ اس طرح یہ بات بھی ریاکاری کے زمرے میں نہیں آتی کہ آدمی کو نیکی اور عبادت کا کوئی کام کرنے سے خوشی ہو، اس لیے کہ یہ بات تو اس کے ایمان کی نشانی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کو نیکی کرکے خوشی ہو اور گناہ کرکے رنج ہو، تو ایسا شخص مومن ہے۔ اس بارے میں آپؐ سے پوچھا گیا: اگر کسی کی عبادت اور نیکی کے بارے میں لوگوں کو علم ہوجائے تو اسے خوشی ہو، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: یہ مومن کو ملنے والی نقد بشارت ہے۔ (ڈاکٹر عبدالحی ابڑو)

روحانی امراض کا علاج

س: دل کو روحانی امراض، جیسے حسد، بُغض و کینہ، تکبر، ریاکاری وغیرہ سے پاک کرنے کے لیے مجاہدہ کرنا زیادہ بہتر ہے یا نماز، روزے اور اس طرح کی دیگر نیکیوں والے ظاہری نفلی اعمال ادا کرنے میں لگ جانا، جب کہ دل کے روحانی امراض اسی طرح دل کو گھیرے رہیں؟

ج: امام ابن تیمیہ کہتے ہیں: ظاہری اعمال اس وقت تک درست اور قابلِ قبول نہ ہوں گے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب تک دل کا عمل درمیان میں نہ آئے، اس لیے کہ دل بادشاہ ہے اور اعضا اس کے سپاہ اور لشکر۔ اگر بادشاہ بگڑا ہوا ہو تو سپاہ بھی بگڑے ہوں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''آگاہ رہو، جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ اگر یہ تندرست ہو تو پورا بدن تندرست ہوگا اور اگر یہ بگڑا ہوا ہو تو پورا بدن بگڑا ہوگا، اور یہ ٹکڑا دل ہے''۔ دل کے اعمال بدن اور اس کے اعضا کے اعمال پر اثرانداز ہوکر رہتے ہیں، جس کو باطن کا عمل کہا جاتا ہے، بعض اوقات وہ زیادہ ضروری ہوتا ہے جیسے حسد اور تکبر کا ترک کرنا۔ یہ باطن کا عمل نفل روزوں وغیرہ سے زیادہ ضروری ہے۔ بعض اوقات ظاہری عمل زیادہ مؤثر ہوتا ہے، جیسے قیام اللیل اور تہجد نماز کے لیے اُٹھنا۔ گویا باطن اور ظاہر کے اعمال ایک دوسرے کے لیے مددگار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور خشوع وخضوع اور انکساری پیدا کرتی ہے۔

امام ابن تیمیہ کی بات سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ باطن کی اصلاح اور ظاہر کی اصلاح کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ انسان اگر ظاہر کی عبادات ادا کرتا ہے، اور ان سے اس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے، تو یقیناً یہ اس کے باطن پر اثرانداز ہوکر رہتی ہیں۔ اس کی ایک مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں ملاحظہ ہو، فرمایا: کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے دل کا کینہ اور حسد جاتا رہے اور وہ ہے ہر ماہ تین دن کے روزے۔ (نسائی)

دل کے امراض کا ایک اچھا علاج یہ بھی ہے کہ بندہ ان آیات و احادیث پر غوروفکر کرتا رہے جن میں یہ امراض رکھنے والے شخص کے لیے وعیدیں آئی ہیں۔ جیسے ارشاد نبویؐ ہے: ''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا'' (مسلم)۔ حدیث میں جہنّم کی زبانی کہا گیا ہے کہ ''متکبر لوگ میرا ایندھن بنیں گے''۔ نیز ارشاد نبویؐ ہے: ''قیامت کے دن دنیا میں تکبر کرنے والے لوگ انسانوں کی شکل میں چیونٹیاں بنا کر اُٹھائے جائیں گے''۔ نیز فرمایا: ''حسد اور بُغض و کینہ انسان کی دین داری کو مونڈ دیتا ہے''۔

دل کے امراض کے بارے میں یہ اور اس طرح کی جو دیگر وعیدیں آئی ہیں، ان پر اگر کوئی غوروفکر کرے گا تو وہ لازماً اپنے دل کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرے گا، مجاہدہ کرے گا اور اس سلسلے میں ظاہری عبادات سے بھی مدد لے گا اور اللہ سے دُعا کرتا رہے گا کہ وہ اس کے دل کو حسد

© rasailojaraid.com